ٹکنالوجی اور ذرائع ابلاغ کے مضر اثرات کے جائزے کے بعد انھیں اپناتے ہوئے محتاط رویے کی ضرورت ہے۔

مصنف نے خلوصِ دل سے توجہ دلائی ہے کہ تعلیمی انقلاب رجوع الی اللہ اور فوری جدوجہد کا متقاضی ہے، اور جب تک نظامِ تعلیم صحیح خطوط پر استوار نہیں ہوتا انتظارِ انقلاب، کارِ عبث ہے۔ فہرست مآخذ سے کتاب کی وقعت اور جامعیت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔(امجد عباسی)

ساجدہ زبیری، کچھ یادیں، کچھ باتیں، مرتبہ: عابدہ عبدالخالق۔ ناشر: ایڈوائس بک کلب، جیل روڈ، لاہور۔ فون: ۴۵۰۰۹۶۱-۰۳۲۲۔ صفحات: ۳۱۳۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

دنیاے فانی سے رخصت ہونے والوں کو یاد کرنا، خصوصاً ان کی نیکیوں کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار اور ان کی خدمات کو بطور مثال پیش کرنا ایک مستحسن روایت ہے۔

زیرنظر کتاب، تحریک اسلامی سے وابستہ ایک ایسی خاتون کے سوانح اور خدمات کا تذکرہ ہے جو اپنی دینی اور اسلامی خدمات کی بنا پر مدتوں یاد رکھی جائیں گی۔ کتاب میں شامل ان کے والدین، بہن بھائیوں، زوجِ محترم، سسرالی رشتہ داروں، اساتذہ کرام، سہیلیوں اور جملہ احباب، واقفانِ حال بلکہ ملازمین سبھی کی تحریریں اس امر کی شاہد ہیں کہ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھیں۔ ان کا ہر ایک سے بھرپور تعلق تھا۔ وہ حقوق و فرائض کی انجام دہی میں ایک توازن کے ساتھ عہدہ برآ ہوتی رہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے تھیں جو تحریک کے کام کو 'اپنا کام' جان کر پوری تن دہی اور لگن سے مصروفِ عمل رہتے ہیں اور صحت کی خرابی یا دیگر عذرات کی بنا پر اپنی راہیں کھوٹی نہیں کرتے۔

حلقہ ہاے درس کو چلانے کا معاملہ ہو، بیرونی روابط کا مسئلہ ہو، گھریلو امور، مہمان نوازی اور رشتہ داریاں نبھانے کی ذمہ داری ہو، ساجدہ زبیری ہر کام کو اعلیٰ معیار پر انجام دینے کی قائل تھیں۔ ان کا کوئی بھی کام سرسری اور رسمی یا خانہ پُری کی خاطر نہ ہوتا تھا۔ ان کی اس خوبی پر بہت سوں نے اس کتاب میں گواہی دی ہے۔ ساجدہ نے بیماری کا ایک طویل عرصہ جس صبر واستقلال سے گزارا، وہ بھی مثالی ہے۔

کتاب میں شامل ساجدہ زبیری کے نو نثرپارے ان کے ادبی ذوق کے غماز ہیں۔